قرآنی بیان

جنّت بنا ہوا ہے مدینہ حضور کا

(پارہ:14، سورۂ نحل:41)

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

08 مئی، 2026ء (بمطابق: 20 ذی قعدہ شریف، 1447ھ)

کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
08 مئی، 2026ء (بمطابق: 20 ذی قعدہ شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 14، سورۂ نحل: 41)

جنّت بنا ہوا ہے مدینہ حضور کا

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے…

✿.. قبولیتِ عمل کے اِعلانات — صفحہ: 06
✿.. مدینہ پر جنّت کا اِطلاق احادِیث کی روشنی میں — صفحہ: 13
✿.. اُحُد شریف جنّت کی چوکھٹ پر ہے — صفحہ: 14
✿.. وادِیٔ بطحان بھی جنّت کے دروازے پر ہے — صفحہ: 15

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے:

مَنْ عَسُرَ عَلَیْہِ شَیْءٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَحُلُّ الْعُقَدَ وَتَکْشِفُ الْکُرَب

ترجمہ: جسے کوئی مشکل پیش آئے تو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے کیوں کہ مجھ پر درود شریف پڑھنا اُلجھنیں سُلجھاتا اور رنج و غم دُور کرتا ہے۔(1)

جو ہو مریض لَا دَوَا یا کسی غم میں مبتلا
صبح و مَسا(شام) پڑھے سَدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مشکلیں اُن کی حل ہوئیں قسمتیں اُن کی کُھل گئیں
وِرد جنہوں نے کر لیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ(2)

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ۙ (پارہ:14، سورہ نحل:41)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...القول البدیع، الصلاۃ علیہ عند الھم والشدائد، صفحہ:219۔

2 ...دیوان سالک، صفحہ:24و25۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح لوگ جانتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حج کا پُر بہار مَوسم ہے، حج کے اَیّام قریب سے قریب ہوتے جا رہے ہیں ❁ خوش نصیب، سَعادت مَند عاشقانِ رسول حج کی سَعادَت حاصِل کریں گے ❁ طَوافِ کعبہ ہو گا ❁ صَفا و مَروَہ کی سَعْی ہو گی ❁ مِنٰی میں حاضِری ہو گی ❁ میدانِ عَرفات اور مُزدَلفہ کا قیام ہو گا، یہ ساری سَعادَتیں لُوٹنے کے بعد یا اس سے پہلے عاشقانِ رسول دِلوں میں عشقِ رسول کے چراغ رَوشن کیے ❁ آنکھوں میں آنسو لیے ❁ تڑپتے، لرزتے ہوئے ❁ خُوشی میں جُھومتے ہوئے اپنے کریم آقا، مکی مَدَنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ عَالِی شان میں، رَوضۂ پُرنُور پر حاضِری دیں گے، یہ کیسے خُوش نصیب (*Lucky*) لوگ ہوں گے کہ جِن کو آقائے دوجہاں، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَر کی حاضِری کی اِجازت عطا فرمائی ہو گی۔

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جس کی دَم بھر میں
وہ جس کو چاہتے ہیں اپنے روضے پر بلاتے ہیں

اللہ کرے ہمیں یہ سَعادت نصیب ہو، مدینے کی حاضِری کا اِذْن ملے اور مدینے پاک میں حاضِر ہو کر شَفاعت کی بھیک مانگنا نصیب ہو جائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے ابتدا میں ایک آیتِ کریمہ سننے کی سَعَادت حاصِل کی، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا (پارہ:14، سورۂ نحل:41)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا۔

یعنی وہ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان جو مکّہ پاک میں رہے، ان کے کلمہ پڑھ لینے کے سبب، اِسْلام میں داخِل ہو کر غُلامئ مصطفےٰ قبول کر لینے کے سبب کفّارِ مکہ ان پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ ڈھاتے تھے۔[1] ❁ کسی کو مارتے، پیٹتے، لہولہان کر ڈالتے ❁ کسی کو گرم ریت پر لِٹا کر اُوپَر پتھر رکھ دیتے یہاں تک کہ جسم کی چربی پگھل کر بہنے لگتی ❁ کسی پر کوڑے برساتے ❁ کسی کا کھانا پینا بند کر دیتے، الغرض؛ سینکڑوں قسم کی مصیبتیں جنہوں نے برداشت کیں مگر اِن کے قدم نہ ڈگمگائے، یہ اِیْمان پر پہاڑ کی طرح ثابِت قدم رہے، حتی کہ نَوبَت یہاں تک پہنچی، انہیں اپنے گھر بار چھوڑ کر، اپنی زمینیں، اپنا وَطَن چھوڑ کر مکہ سے ہجرت کرنا ہوئی۔ اب چونکہ یہ اپنا دِین بچانے کی خاطِر، صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر اپنے گھر بار، ساز و سامان، زمین اور وَطَن چھوڑ رہے تھے، چنانچہ اللہ پاک نے ان کے لیے 2 اِنْعامات کا اِعْلان کیا، فرمایا:

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ (پارہ:14، سورۂ نحل:41)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

1 ... تفسیر درمنثور، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:41، جلد:5، صفحہ:131۔

یعنی انہوں نے اپنے گھر جہاں یہ پیدا ہوئے، جہاں انہوں نے بچپن گزارا، جہاں جوانیاں گزاریں، وہ گلیاں، وہ گھر چھوڑ کر یہ جا رہے ہیں تو اب انہیں دُنیا میں رہنے کے لیے حَسِین تَرِین مقام عطا کیا جائے گا۔[1] یہ پہلا اِنْعام جو دُنیا میں نصیب ہوا۔ مزید فرمایا:

وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ (پارہ:14، سورۂ نحل:41)	تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے، کسی طرح لوگ جانتے۔

یعنی دُنیا میں اچھے ٹھکانے کے ساتھ ساتھ آخرت میں انہیں بہت بڑا اَجر عطا کیا جائے گا۔[2]

شانِ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان

سُبْحٰنَ الله! پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی ان مقدّس شانوں پر ذرا غور فرمایئے! آج ہم سَفَرِ حج، سَفَرِ مدینہ کی سَعَادت حاصِل کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، کیا ہم میں سے کسی کے پاس اِن نیکیوں کی قبولیت کی گارنٹی ہے؟ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اَعمال قبول ہو گئے ہیں؟ نہیں...!! کہہ سکتے ❁ ہم نماز پڑھ تو سکتے ہیں، قبول کرنا نہ کرنا اللہ پاک کی مرضی ہے ❁ ہم روزے رکھ تو سکتے ہیں، قبول ہوئے یا نہیں، ہم نہیں جانتے ❁ ہم بڑے ذوق و شوق کے ساتھ مدینے جا بھی سکتے ہیں، حج بھی کر سکتے ہیں، عمرہ بھی کر سکتے ہیں مگر یہ نیکیاں قبول ہوئیں یا نہیں، مرنے سے پہلے ہم جان نہیں سکتے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی شان دیکھیے! یہ حضراتِ عالی وقار نیکیاں کرتے تھے، اللہ پاک قرآنِ کریم کی آیات اُتار کر بتا دیتا تھا کہ جس نے یہ نیکی کی ہے، اسے دُنیا میں یہ اَجر ملے گا، آخرت میں وہ اَجر مل جائے گا۔

1... تفسیر خازن، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:41، جلد:3، صفحہ:78۔
2... تفسیر خازن، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:41، جلد:3، صفحہ:78۔

قبولیتِ عمل کے اِعلانات

چند مثالیں عرض کروں: ❁ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کے پاس 4 دِرْہَم تھے، آپ نے ایک دِرْہم رات کو، ایک دِن میں، ایک چھپا کر، ایک اِعلانیہ طَور پر صدقہ کیا، اللہ پاک نے آیت اُتاری، فرمایا:(1)

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:274)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لیے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے، ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان مغرب کے بعد اَوّابین کے نوافِل پڑھا کرتے تھے، اللہ پاک نے فرمایا:(2)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ (پارہ:21، سورۂ سجدہ:17)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : تو کسی جان کو مَعلُوم نہیں وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چُھپا رکھی ہے۔

یعنی اِن کے نوافِل کی قبولیت کی خبر بھی دے دی اور ساتھ ہی بتا دیا کہ ان کے لیے وہ جزا تیار کی گئی ہے کہ اس کی خبر اللہ پاک کو ہے، اور کسی کو نہیں ہے۔

❁ حضرت اَبُو طلحہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ عنہ نے مہمان کی مہمان نوازی اس شان سے کی کہ

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:3، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:274، جلد:2، جز:3، صفحہ:226۔

2 ... تفسیر مظہری، پارہ:21، سورۂ سجدہ، زیرِ آیت:17، جلد:5، صفحہ:474 خلاصۃً۔

خُود بُھوکے رہے، سب کھانا مہمان کو کِھلا دیا۔ اللہ پاک نے ان کی مہمان نوازی قبول فرمائی اور آیتِ کریمہ اُتار کر فرمایا:[1]

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ۝۹ (پارہ:28، سورۂ حشر:9)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ شانِ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان ہے، اِن پر اللہ پاک کی کیسی کرم نوازی تھی، ادھر نیکی کرتے، اُدھر قبولیت کا اِعْلان ہو جایا کرتا تھا۔ یہاں بھی دیکھیے! صحابۂ کرام علیہم الرّضوان نے ہجرت کی، اللہ پاک نے آیت اُتار کر ان کے لیے 2 طرح کے انعامات کا اِعْلان فرما دیا، انہیں دُنیا میں حسین ٹھکانا عطا ہو گا، آخرت میں بڑا اَجْر دیا جائے گا۔

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصحاب و اہل بیت کا | ہے خُدائے مصطفیٰ، اَصحاب و اہل بیت کا
فضل ربّ سے دو جہاں میں کامیابی پائے گا | دل سے جو شَیْدا ہوا اَصحاب و اہل بیت کا

مدینہ حسین ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ (پارہ:14، سورۂ نحل:41)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

یعنی جو مکّہ سے ہجرت کر رہے ہیں، اپنے گھر بار چھوڑ رہے ہیں، انہیں دُنیا میں حَسِین تَرِین ٹھکانا عطا کیا جائے گا۔

[1]... تفسیر طبری، پارہ:28، سورۂ حشر، زیرِ آیت:9، جلد:12، صفحہ:41، رقم:33878۔

اب آپ خُود ذرا غور فرمایئے! ذِہن پر زور دے کر بتایئے! صحابۂ کرام علیہم الرّضوان نے جب ہجرت کی تو انہیں دُنیا میں کون سا ٹھکانا عطا کیا گیا تھا...؟ مَدِینہ...!! پیار سے کہیے! مَدِینہ...!! اَلْحَمدُ لِلّٰہ! مدینے کے نام میں بھی مٹھاس ہے۔

مدینہ! مدینہ! ہمارا مدینہ | ہمیں جان و دِل سے ہے پیارا مدینہ[1]

حَسَنَہ کا معنیٰ

پتا چلا: اس مقام پر رَبِّ کریم نے مدینہ طَیبہ کو حَسَنَہ کا خِطاب دیا ہے، اس لفظ کا معنیٰ سمجھیے! امام راغب اَصْفہانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

كُلُّ مُبْهِجٍ مَرْغُوْبٍ فِيْهِ

مفہوم: ہر وہ چیز جسے دیکھ کر تازگی ملے، جس میں رغبت حاصِل ہو، اسے حَسَن (اگر مؤنث ہو تو حَسَنَہ) کہتے ہیں۔

❁ جسے دیکھ کر چہرہ ترو تازہ ہو جائے، اسے حسین حِسّی کہتے ہیں ❁ جسے دیکھ کر عقل ترو تازہ ہو جائے، اسے حسینِ عقلی کہتے ہیں ❁ جسے دیکھ کر رُوح ترو تازہ ہو جائے، اسے حسینِ ہَوائی (حسین قلبی یا رُوحی) کہتے ہیں۔[2] عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ میں مدینہ شریف کو جو حَسَنَہ فرمایا گیا ہے، اس سے صِرف ظاہِری حُسْن مراد نہیں، باطنی حُسْن بھی مراد ہے۔[3] اب آیتِ کریمہ کا مطلب یہ بنے گا: جنہوں نے ہجرت کی، انہیں گھر بار چھوڑنے کے بدلے ایسا حَسِین تَرِین مقام اور ٹھکانا عطا کیا جائے گا، جسے دیکھ کر ان کے

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:355۔
2...مفردات الفاظ القرآن لاصفہانی، صفحہ:133۔
3...وفاء الوفاء باخبار دار المصطفےٰ، جز:1، جلد:1، صفحہ:18۔

چہرے بھی تر و تازہ ہو جایا کریں گے، ان کے دِل اور دماغ بھی تر و تازہ ہو جایا کریں گے۔

خُوش ہو جاؤ! مدینہ آگیا...!!

صحابیِ رسول حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی، جب سَفَر سے واپس مدینہ مُنَوَّرہ تشریف لاتے تو اپنے کندھوں سے چادر اُتار دیتے اور فرماتے:

هٰذِهٖ اَرْوَاحُ طَيِّبَةٌ

ترجمہ: یہ پاکیزہ ہوائیں ہیں۔[1]

یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پسند فرماتے تھے کہ چادر اِن ہواؤں کو رَوک نہ لے، لہٰذا چادر اُتار دیتے تاکہ مدینے کی ہوائیں جِسْمِ مُقَدَّس سے لپٹ جائیں۔

وہ جس کا شہر بھی ہے ایسا پیارا | جہاں کی رات دن سے سِوا ہے
فضائے طیبہ پر قربان جاؤں | نسیمِ خُلد سی جس کی ہوا ہے[2]

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مزید فرماتے ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مدینے کے دَر و دِیوار، گلیوں اور درختوں کو دیکھتے تو اپنی سُواری مبارَک مدینہ مُنَوَّرہ کی محبّت کے سبب تیز فرمادیتے۔[3]

پھر آپ یُوں دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَارًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا

---

1 ... سبل الہدی والرشاد، جماع ابواب بعض فضائل المدینۃ، الباب الرابع، جلد:3، صفحہ:297۔
2 ... سامانِ بخشش، صفحہ:201و212 ملتقطاً۔
3 ... سبل الہدی والرشاد، جماع ابواب بعض فضائل المدینۃ، الباب الرابع، جلد:3، صفحہ:297۔

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہمارے لیے مدینے میں اچھا ٹھکانا اور وسیع رِزق مقرّر فرمادے۔[1]

تُو لِکھ دے اِلٰہی! مقدّر میں میرے | مدینے میں مرنا مدینے میں جینا
نہیں روتے عُشّاق دُنیا کی خاطِر | رُلاتی ہے اُن کو تو یادِ مدینہ[2]

جنّت نُما شہر....!! مدینہ!

پیارے اسلامی بھائیو! مدینے کے حُسن وخوبصُورتی کی کیا بات کی جائے...!! اللہُ اکبر! ایک حُسن وہ ہے جو ہماری فانِی آنکھوں کو بھاتا ہے، ایک حُسن وہ ہے جو دُنیا داروں کو اچھا لگتا ہے، ایک حُسن وہ ہے کہ فانِی عقلیں اسے حَسِین کہتی ہیں۔ مدینہ پاک کے حُسن کا کمال دیکھیے! خُود خالقِ کائنات نے اسے حَسَنَہ کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ خُود سوچئے! جسے اللہ پاک حَسِین فرمائے، اُس کا حُسن کیسا نِرالا ہو گا...!!

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پِیر صاحِب سیدی قُطبِ مَدِیْنَہ مولانا ضیاءُ الدِّین مَدَنی صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیٔ کامِل تھے، آپ کو یہ سَعَادت نصیب ہوئی کہ آپ نے 80 سال مدینہ مُنَوَّرہ میں گزارے، اب بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جنّتُ البقیع میں آرام فرما ہیں۔[3] سیدی قُطبِ مَدِیْنَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ مَعْمُول مُبارَک تھا کہ آپ کی رہائش پر محفلِ پاک ہوا کرتی تھی، پاکستان، ہِند یا دُوسرے مُلکوں سے جو عُلَمائے کرام مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِر ہوتے، وہ بھی اس محفلِ پاک میں بیان فرمایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ پاکستان کے ایک بڑے عالِمِ دِین حضرت علّامہ منظُور احمد شاہ صاحِب

1...مکارم الاخلاق للخرائطی، باب مایستحب للمسافر اذا نزل...الخ، جلد:4، صفحہ:140، حدیث:1001۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:370و371 ملتقطاً۔
3...انوارِ قطب مدینہ، صفحہ:339 خلاصۃً۔

رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ مدینۂ مُنوَّرہ حاضِر تھے، آپ نے سیدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی رہائش گاہ پر محفلِ پاک میں بیان فرمایا، اس بیان میں آپ نے خُود اپنا ایک واقعہ سُنایا، بڑا اِیمان اَفروز واقعہ ہے، فرمانے لگے: مدینۂ پاک میں جہاں میری رہائش ہے، وہاں سے مسجدِ نبوی شریف آتے ہوئے، راستے میں ایک مَجْذُوب صاحِب دِکھائی دیتے تھے (مَجْذُوب بھی اللہ پاک کے وَلِی اور شریعت کے پابند ہوتے ہیں، ان پر اللہ پاک کی محبّت اتنی غالِب آجاتی ہے کہ انہیں دُنیا کا ہوش نہیں رہتا، اس لیے بظاہِر دِکھنے میں دِیوانے لگتے ہیں)۔

خیر! علاّمہ منظُور احمد شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: وہ مَجْذُوب صاحِب راستے میں دِکھائی دیتے مگر کبھی اس طرف کوئی خاص تَوَجُّہ نہ گئی، میں انہیں کوئی عام دِیوانہ سمجھ کر گزر جایا کرتا تھا، ایک دِن رَوْضَۃُ الْجَنَّہ (جنّتی کیاری یعنی پیارے آقا، مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ مبارک اور منبرِ اَقْدس کے درمیان والی جگہ) حاضِری کی سَعَادت ملی، یہاں سَعَادتیں لُوٹنے کے بعد میں جنّتُ الْبَقِیْع چلا گیا، اس دوران یونہی میرے دِل میں خیال آیا کہ سُبۡحٰنَ اللہ! مدینۂ پاک وہ مبارک شہر (*Blissful City*) ہے، جہاں 2 جنّتیں ہیں: (1): رَوْضَۃُ الْجَنّۃ (2): اور دوسری جنّتُ الْبَقِیْع۔

اسی طرح کی باتیں سوچتا ہوا میں اپنی رہائش گاہ کی طرف جارہا تھا، راستے میں انہی مَجْذُوب صاحِب کے قریب سے گزر ہوا، انہوں نے مجھے پُکارا: اَخِی! تَعَال بھائی! اِدھر آؤ...!! اِسْمَعْ کَلَامِی میری بات سُنو! میں قریب گیا، انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا: وَ اللہِ الْعَظِیْم اللہُ حَیٌّ وَ رَسُوْلُہٗ حَیٌّ یعنی اللہ پاک کی قسم! اللہ پاک بھی زِندہ ہے اور اس کی عطا سے اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بھی زِندہ ہیں وَاللہِ

اَلْعَظِیْم اللہُ یَنْظُرُ وَ رَسُوْلُہٗ یَنْظُرُ اللہ پاک کی قسم! اللہ پاک بھی دیکھ رہا ہے اور اس کی عطا سے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم بھی دیکھتے ہیں۔ یہ قسمیں اُٹھانے کے بعد انہوں نے فرمایا: وَاللہِ الْعَظِیْم! اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھَا جَنَّۃُ الْفِرْدَوْس اللہ پاک کی قسم! مدینۂ پاک (میں صِرْف 2 جنّتیں نہیں ہیں بلکہ مدینہ پاک) پُورے کا پُورا جنّت الفردوس ہے۔[1]

عشاق سمجھتے ہیں اسے گلشنِ جنت | کہتے ہیں جسے لوگ بیابانِ مُحَمَّد[2]

مدینے کو جنّت کہنا کیسا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! مدینہ مدینہ ہے، مدینۂ پاک کی تو کیا ہی شان ہے، واقعی مدینہ مُنَوَّرہ عاشقوں کی جنّت ہے۔ یہاں یہ وضاحت کر دُوں کہ مدینۂ پاک میں خاص زمین کا وہ حِصَّہ جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے جسمِ پاک سے مِلا ہوا ہے یعنی قبر مُبَارک کا اندرونی حِصّہ یہ جنّت تو کیا عرشِ اعظم سے بھی اَفْضَل ہے۔[3]

اس حِصَّۂ زمین کے عِلاوہ مدینۂ پاک کی باقی زمین مثلاً: مدینۂ پاک کی مبارک گلیاں، مدینے شریف کے مُقَدَّس بازار وغیرہ کو بھی عاشقانِ رسول عُلَمائے کرام اور اَوْلیائے کرام جنّت بولتے ہیں۔ مثلاً خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا جمیلِ رضوی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا:

مدینے میں ہزاروں جنّتیں اُن کو نظر آئیں | نظارہ کر تو لیں اک بار رِضواں میری جنّت کا[4]

ایسی جگہ جنّت سے وہ حقیقی جنّت مُراد نہیں ہوتی، یہ اَہْلِ عشق کا اپنا نِرالا مزاج ہے،

1 ...مدینۃ الرسول، صفحہ:415 بتغیر قلیل۔
2 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:131۔
3 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:10، صفحہ:711۔
4 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:44۔

یہ پیارے آقا، مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت سے مدینے کو جنّت بولتے اور مدینے کے طلبگار بھی رہتے ہیں۔

مولانا حَسَن رضا خان صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

سَیْرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر | سُوئے جنّت کون جائے، دَر تمہارا چھوڑ کر

ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حُوروں کو نثار | کیا غرض کیوں جاؤں جنّت کو مدینہ چھوڑ کر[1]

مدینہ پر جنّت کا اِطلاق احادِیث کی روشنی میں

پیارے اسلامی بھائیو! عُلَمائے کرام، اَوْلیائے کرام جو مدینہ شریف کو جنّت کہتے ہیں، یہ اپنی طرف سے نہیں کہتے، بہت ساری اَحادِیث میں بھی مدینہ پاک کو جنّت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چند احادِیث عرض کرتا ہوں:

گھر اور مُصَلیٰ کے درمیان جنّت کی کیاری ہے

حدیثِ پاک ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمُصَلایَ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: میرے گھر سے لے کر میرے مُصَلیٰ تک کی جگہ جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں مُصَلیٰ سے کیا مُراد ہے؟ یہ بہت پتے کی بات ہے، مُصَلیٰ سے ایک تو یہی والا مُصَلیٰ مراد ہو سکتا ہے جو مسجدِ نبوی شریف میں موجود ہے، اس لحاظ سے وہ جو مدینۂ پاک میں مشہور رَوْضَۃُ الجَنَّہ ہے، جہاں لوگ جاتے بھی ہیں، نفل پڑھتے

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 133-134 ملتقطًا۔

2 ...معجم کبیر، جلد: 1، صفحہ: 102، حدیث: 336۔

ہیں، وہی حصّہ رَوْضَۃُ الجنّہ کہلائے گا۔

مُصَلّٰی سے کیا مُراد ہے...؟

عُلَمائے کرام کی ایک جماعت نے اس کا یہ معنٰی بھی بیان فرمایا ہے کہ اس سے مراد مسجدِ نبوی شریف میں موجود مُصَلّٰی نہیں ہے، بلکہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جس مقام پر عید کی نماز ادا فرماتے تھے وہ عید گاہ والا مُصَلّٰی مراد ہے۔ اب مطلب یہ بنے گا کہ رَوْضَہ پاک سے لے کر عید گاہ والے مُصَلّٰی تک کا حِصَّہ جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔[1]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی عید گاہ کا مقام

مدینہ شریف میں مسجدِ نبوی شریف سے تقریباً 6 سو میٹر دُور مسجِدِ عَلِی بن ابی طالِب ہے۔ اس جگہ ایک میدان تھا، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم یہاں عید کی نماز ادا فرماتے تھے۔ اب حدیثِ پاک کا مطلب یہ بنے گا کہ رَوْضَۂ پُر نُور سے لے کر مسجدِ عَلِی تک کا جو حِصَّہ ہے، یہ سارے کا سارا جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا: مدینہ شریف کا اِتنا بڑا حِصَّہ جو تقریباً 6 سو میٹر پر پھیلا ہوا ہے، یہ پُورا ہی جنّت ہے۔

اُحد شریف جنّت کی چوکھٹ پر ہے

مدینہ پاک میں شُمال کی جانِب سے داخِل ہوں تو اِبتدا ہی میں جَبَلِ اُحد آتا ہے، جو مسجدِ نبوی شریف سے 5 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

1 ...وفاء الوفاء باخبار دار المصطفٰے، الباب الرابع، جز:2، جلد:1، صفحہ:30۔

آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ

ترجمہ: یہ پہاڑ ہم سے محبّت کرتا ہے، ہم اس سے محبّت کرتے ہیں۔[1]

جس کے جلوے سے اُحد ہے تاباں معدنِ نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اُس چاند پہ ہو کر قرباں، دلِ سنگیں کی جِلا کرتے ہیں[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے جلووں سے نہ صرف اُحد پہاڑ مُنوَّر ہو گیا بلکہ اس کا دامن نُور کی کان بن گیا، ہم بھی اس چاند (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) پر فِدا ہو کر اپنے پتھر دِل کو گناہوں کی گندگی سے صاف شفاف کرنا چاہتے ہیں۔

رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

أُحُدٌ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ

اُحُد جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر واقع ہے۔[3]

وادِیٔ بُطحان بھی جنّت کے دروازے پر ہے

مدینہ شریف کے جُنُوب میں ایک وادِی ہے، وادِیٔ بُطحان، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

بُطْحَانُ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: بُطحان جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر واقع ہے۔[4]

---

1 ... بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل خدمۃ... الخ، صفحہ:746، حدیث:2889۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:113۔
3 ... مصنف عبد الرزاق، کتاب الاشربۃ والظروف، فضل احد، جلد:9، صفحہ:176، حدیث:17484۔
4 ... تاریخ کبیر، رقم:1652، الاحنف من آل من المعلی، جلد:2، صفحہ:41۔

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** آپ غور فرمائیے! مدینہ پاک کا شُمالی کِنَارہ یعنی اُحد شریف بھی جنّت کے دروازے پر ہے، جنوبی کِنَارہ یعنی وادئ بطحان بھی جنّت کے دروازے پر ہے تو بتائیے! اِن دونوں کناروں کے بیچ کا جو پیارا پیارا مبارَک شہر ہے، وہ جنّت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے...؟

جہاں روضۂ پاکِ خیرُ الوَرٰی ہے، وہ جنّت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟
کہاں میں، کہاں یہ مدینے کی گلیاں، یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

مدینے میں اُگنے والی کھجوریں

حدیث شریف میں ہے:

اَلْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: عجوہ جنّت سے ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جائیے! شُمالی کِنَارہ جنّتی، جُنُوبی کِنَارہ جنّتی...!! بیچ کی زمین میں پیدا ہونے والی کھجوریں جنّت کی کھجوریں، درمیان میں جنّت کی کِیَارِیاں...!! اب بتائیے! مدینہ جنّت نہیں ہے تو اَور پھر کیا ہے...؟

مدینے میں ہزاروں جنّتیں اُن کو نظر آئیں | نظارہ کر تو لیں اِک بار رِضواں میری جنّت کا[2]

غَرس کُنواں جنّتی ہے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یہ شان مبارَک ہے کہ آپ کے بلکہ سارے انبیائے کرام کے خواب بھی وَحی ہوتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رات کو

---

1 ...ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاءفی الکماۃ والعجوۃ، صفحہ:500، حدیث:2068۔
2 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:44۔

جو خواب دیکھتے، صبح کو بالکل ہُو بَہُو ویسا ہی ہو جایا کرتا تھا۔ اب پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ایک خواب مبارک سنیے! فرمایا:

رَأَیْتُ اللَّیْلَۃَ اَنِّیْ جَالِسٌ عَلٰی عَیْنٍ مِّنْ عُیُوْنِ الْجَنَّۃِ

ترجمہ: میں نے رات خواب دیکھا کہ میں جنّت کے چشموں میں سے ایک چشمے پر بیٹھا ہوا ہوں۔

یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا خواب تھا، اس کی تعبیر صُبح کو یُوں ظاہِر ہوئی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قبا شریف تشریف لے کر گئے اور مسجدِ قُبَا کے قریب ایک کنواں ہے، بِئْرِ غَرس، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اِس کنویں پر اسی طرح تشریف فرما تھے، جیسے رات کو خواب میں دیکھ چکے تھے۔ یہاں بیٹھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

نِعْمَ الْبِئْرُ بِئْرُ غَرْسٍ، ھِیَ مِنْ عُیُوْنِ الْجَنَّۃِ وَمَاؤُھَا اَطْیَبُ الْمِیَاہِ

ترجمہ: غَرس کتنا اچھا کنواں ہے، یہ جنّت کے چشموں میں سے ہے، اس کا پانی انتہائی پاکیزہ ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اب بتائیے! مسجدِ نبوی شریف کہاں...!! قُبا شریف کہاں...!! مسجدِ قُبَا کے قریب کُنْواں ہے، یہ کُنْواں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جنّت کی صُورت میں دِکھایا گیا ہے۔

صَدْ غیرتِ فِرْدَوس مدینے کی زمیں ہے | باعث ہے یہی اِس کا کہ تُو اِس کا مکیں ہے

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

اِتنا عجب بلندیِ جنّت پہ کس لیے
دیکھا نہیں کہ بھیک یہ کس اُونچے گھر کی ہے

وضاحت: یعنی جنّت ساتوں آسمانوں سے اُوپر ہے، جنّت کی ایسے اُونچائی اور بلند شان پر تعجب

1... طبقات ابن سعد، ذکر البئار التی شرب منہا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، جلد:1، صفحہ:391 ملتقطاً۔

کرنے کی کوئی بات نہیں ہے، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ یہ کس اُونچے گھر یعنی مالکِ جنّت، صاحِبِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عطا کردہ بھیک ہے۔

اس سے آگے اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے بہت کمال کی بات کہی، جنّت جو ہے، یہ ساتوں آسمانوں سے اُوپَر ہے اور جنّت کی چھت عرشِ اَعْظم ہے، اب اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ کا خیالِ بے مثال دیکھیے! لکھتے ہیں:

عرشِ بَرِیں پہ کیوں نہ ہو فردوس کا دماغ
اُتری ہوئی شبیہ ترے بام و دَر کی ہے (1)

وضاحت: یعنی جنّت کی چھت جو عرشِ اعظم ہے، اس کو اس پہلو سے دیکھیے کہ گویا ناز اور فخر میں جنّت کا دِماغ عرشِ اعظم تک جا پہنچا ہے، یہ ناز، یہ فخر کیوں ہے؟ اس لیے کہ جنّت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دَر و دِیْوار کی شبیہ یعنی تَصْوِیر ہے۔

جنّت میں کَوڑا رکھنے کی جگہ

یہاں ایک اور اِیْمان افروز بات عرض کروں۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

قِیدُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا

ترجمہ: جنّت میں تمہارا کَوڑا (یعنی چابک) رکھنے کی جگہ اِس دُنیا اور اس جیسی ایک اور دُنیا سے افضل ہے۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! جب جنّت کی ایک کَوڑا رکھنے کی جگہ اس پُوری دُنیا سے افضل ہے تو

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 224۔
2 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب صفۃ الجنۃ، جلد: 6، صفحہ: 356، حدیث: 180۔

بتایئے! جنّت کی پُوری کی پُوری کِیاری...!! اور ایک قول کے مطابق مدینہ پاک کا 4.5 کلومیٹر کا رقبہ جنّت کی کِیاری ہو، جس کا شُمالی کِنَارہ جنّتی، جنوبی کِنَارہ جنّتی، جہاں کے کنویں جنّتی ہے، جس زمین میں اُگنے والی کھجوریں جنّتی...!! بتایئے! پھر ایسا بے مثال و باکمال شہر اس دُنیا اور اس جیسی کئی دُنیاؤں سے کیوں افضل نہیں ہو گا...؟

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ	کہ سب جنّتیں ہیں نثارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی	شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے	مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ
مِری خاک یاربّ نہ برباد جائے	پسِ مَرگ کردے غبارِ مدینہ
شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو	وہی ہیں حسن اِفتخارِ مدینہ (1)

جنّتی ہونے کا معنٰی و مفہوم

پیارے اسلامی بھائیو! بہر حال! یہ مدینے کا حُسن ہے کہ یہ شہر جنّت نُما شہر ہے۔ یہ اتنی ساری اَحادِیث جو میں نے عرض کی ہیں، ان میں مدینے کو جنّت فرمایا گیا ہے۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ یہاں جانا، یہاں عِبَادت کرنا جنّت میں لے جانے والا عمل ہے۔(2) جیسے اِرْشاد ہوا:

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

ترجمہ: جنّت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔(3)

1...ذوقِ نعت، صفحہ: 212و213۔

2...عمدۃ القاری، کتاب فضائل المدینۃ، جلد:7، تحت الحدیث:1888، صفحہ:596۔

3...مسند شہاب، الجنۃ تحت اقدام الامھات، جلد:1، صفحہ:102، حدیث:118۔

مطلب یہ کہ جو ماں کی خِدمت کرے گا، وہ جنّت کا حقدار ہو گا۔ یُونہی جو مدینہ شریف میں رَوْضَۃُ الجنّہ میں نفل پڑھ لے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جنّت کا حقدار ٹھہرے گا۔

دوسرا مطلب عُلَمائے کرام نے یہ بتایا کہ یہ جن جگہوں کو محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جنّتی قرار دیا ہے، جب قیامت قائِم ہو گی تو اِن مقامات کو جُوں کا تُوں اُٹھا کر جنّت میں رکھ دیا جائے گا۔[1]

بہر حال! جو بھی مطلب ہو...!! مدینہ جنّت نُما شہر ہے۔ مالِکِ جنّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا شہر ہے، جِن کے نُور سے جنّت بنی، جنّت جن پر دُرود بھیجتی ہے، جنّت کے پتّے پتّے پر جن کا نام مبارَک تحریر ہے، مدینہ اُن مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک و مقدّس شہر ہے۔

سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے — سب رسولوں کا افسر مدینے میں
لطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے — میٹھے مَحْبوب کا گھر مدینے میں ہے
کیا ہوا بھی مُعَطَّر مدینے میں ہے — سب فضا بھی مُنَوَّر مدینے میں ہے
جانتے ہو مدینہ ہے کیوں دل پسند — دونوں عالَم کا سرور مدینے میں ہے
سبز گنبد کا عطّاؔر منظر تو دیکھ — کس قدر کیف آور مدینے میں ہے[2]

مدینے حاضِری کا شوق

ہمیں اپنے دِل میں مدینے حاضِری کا شوق بڑھانا چاہیے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، رسولِ رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا

ترجمہ: جو میری بارگاہ میں زیارت کے لیے حاضر ہوا۔

1 ...عمدۃ القاری، کتاب فضائل المدینۃ، جلد:7، تحت الحدیث:1888، صفحہ:596۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:489-490۔

لَا تُعْمِلُہٗ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ

ترجمہ: یعنی اس کے علاوہ اسے کوئی حاجت نہ ہو (یعنی نہ تجارت کے لیے آیا، نہ کسی اور مقصد کے لیے آیا) صرف اور صرف میری زیارت کے لیے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچا۔

کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: مجھ پر حق ہے کہ میں روزِ قیامت اس کی شفاعت کروں۔ (1)

ایک روایت میں فرمایا جو خاص میری زیارت کے لیے مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچا وہ روزِ قیامت میری جوارِ رحمت میں ہو گا۔ (2)

اس حدیثِ پاک کے تحت عُلَما فرماتے ہیں: اس حدیث پر پورا پورا عمل تب ہو گا کہ بندہ مسجد نبوی کی بھی نیت نہ کرے بلکہ بندے کو چاہیے کہ جب مدینۂ مُنَوَّرہ کی طرف سفر شروع کرے تو صرف و صرف روضۂ پُرنور کی زیارت کی نیت کرے۔ (3) ❁ مسجد نبوی شریف میں نمازیں پڑھنے کی سَعادت ضمناً مل جائے گی ❁ **مَسْجِدِ قُبا** میں نماز پڑھ کر عمرے کا ثواب لینے کی سَعادت بھی ضمناً مل ہی جائے گی لیکن اس کی نیت صرف ایک ہی ہو کہ میں روضۂ پُرنور کی زیارت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہْضَت کدھر کی ہے (4)

وضاحت: یعنی جب مجھ سے پوچھا گیا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو میں نے یہ نہ کہا کہ میں حج کرنے جا

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ عبدان، جلد: 3، صفحہ: 266، حدیث: 4546۔
2 ... شُعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، جلد: 3، صفحہ: 488، حدیث: 4152۔
3 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ... الخ، جلد: 5، تحت الحدیث: 2755، صفحہ: 638۔
4 ... حدائق بخشش، صفحہ: 203۔

رہا ہوں ، یا کعبے کی زیارت کے لیے جا رہا ہوں بلکہ میرا ایک ہی جواب تھا، یہ کہ میں سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ دیار طیبہ شریف جا رہا ہوں۔

مدینے میں مرنے کی فضیلت

محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنِ اسۡتَطَاعَ اَنۡ یَّمُوۡتَ بِالۡمَدِیۡنَةِ فَلۡیَفۡعَلۡ، فَاِنِّیۡ اَشۡفَعُ لِمَنۡ مَاتَ بِهَا

ترجمہ: یعنی جس سے بن پڑے، وہ مدینے میں مَرے، پس جو مدینے میں مَرے گا، میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔[1]

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند | سیدھی سڑک یہ شَہرِ شَفاعَت نگر کی ہے[2]

وضاحت: زہے نصیب! مدینے میں موت پاؤ اور آنکھیں بند کیے آرام و سکون کے ساتھ چلے جاؤ..! کہ یہ راہ سیدھی شَفاعتِ مصطفےٰ تک پہنچاتی ہے۔

اپنی پُوری کوشش کرو...!!

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کے ذِہن میں بھی ہو سکتا ہے کہ سُوال اُٹھ رہا ہو: موت تو ہمارے اِختیار میں ہی نہیں ہے۔ ہم نہ پیدا اپنی مرضی سے ہوئے ہیں، نہ مَرنا اپنی مرضی سے ہے۔

لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے | اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے

جب مُعَاملہ ایسا ہے، اپنی مَرضی سے، اپنے مَرنے کے مقام کا اِنتخاب کر ہی نہیں

---

1 ...مسند امام احمد، جلد:3، صفحہ:257، حدیث:5566۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:222۔

سکتے، پِھر یہ ترغیب کیوں دِلائی گئی؟ کیوں کہا گیا کہ مدینے میں مَرو...! اس کا مطلب کیا ہے؟ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پُوری کوشش کرو...!! ساری توانائی اس پر خرچ کر دو کہ مجھے موت مدینے میں آئے۔(1)

یعنی ہم نے مَرنا کہاں ہے، یہ تو اللہ پاک کی مرضی پر ہے، ہمارے ذِمّے یہ ہے کہ ہم مدینے میں مرنے کی جتنی کوشش کر سکتے ہیں، اتنی ہم کوشش کر گزریں۔ مثلاً: ہم مدینے میں مَرنے کی دُعائیں کر سکتے ہیں؟ ہماری طاقت میں ہے نا...؟ لِہٰذا مدینے میں مَرنے کی دُعائیں کریں، خُوب رَو رَو کر کریں، گِڑ گِڑا کر کریں، سجدہ میں گِر کر کریں، تہجد میں اُٹھ کر کریں: یا اللہ پاک! مدینے میں موت نصیب فرما۔

نہ اور کوئی تمنّا نہ جُستَجُو ٹھہرے | دل و نظر میں مدینے کی آرزو ٹھہرے
دُعا ہے ربّ سے مدینے کا ایک اک منظر | بہ وقتِ مرگ بھی آنکھوں کے رُوبرُو ٹھہرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، مدینے کے لیے تڑپنا، مدینے میں جانا، پِھر آنا، پِھر جانا، بالآخر سبز سبز گنبد کے سائے میں، سنہری جالیوں کے سامنے، اِیمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی موت پانا اور بقیعِ پاک میں دفن ہونا نصیب ہو جائے۔

نبی کا آستاں ہو اور مرا سَر ہو تو کیا کہنا...!!
دَمِ آخِر اگر ایسا مقدّر ہو تو کیا کہنا...!!
کسی پتھر کے نیچے میری تربت ہو مدینے میں
وہ پتھر بھی اُنہی کے دَر کا پتھر ہو تو کیا کہنا...!!

1...فضائِلِ مدینہ، صفحہ: 189 بتصرف۔

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہار شریعت موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بہت ہی پیاری، نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **بہارِ شریعت Bahar e shariyat** ❁ صدرُ الشّریعہ، مولانا اَمجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اِس ایپلی کیشن میں شامل کی گئی ہیں ❁ اِس کے علاوہ بہارِ شریعت میں شامل قرآنی آیات، احادیث، اصطلاحات اور لغت اس ایپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ❁ ایپلی کیشن میں سرچ کرنے کے بہترین فیچر موجود ہیں ❁ اُردو کی بورڈ کی سہولت ہے تاکہ ایپلی کیشن میں سرچ کرنے میں آسانی ہو۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کرلیجئے! اس سے فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: دُنبے یا بھیڑ میں سال بھر کا دِکھنا ضروری ہے، وگرنہ قربانی جائز نہیں۔

وضاحت: 6 ماہ کے دُنبے یا بھیڑ کے بچے کی قربانی اس صورت میں جائز ہو گی جب وہ اتنا بڑا ہو کہ اگر اسے سال والے جانوروں میں ملایا جائے تو دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، ہاں اگر 6 ماہ کا دُنبہ یا بھیڑ کا بچہ اتنا چھوٹا یا کمزور ہے کہ اسے سال بھر

والوں میں کھڑا کیا جائے تو ایک سال کا نہ لگے تو اُس کی قربانی جائز نہیں۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حدیثِ پاک میں ہے: اس دُرود پاک کو پڑھنے والے کے لیے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...دار الافتاء اہلسنت، فتویٰ نمبر: WAT-2804۔
2 ...معجم اوسط، جلد: 1، صفحہ: 82، حدیث: 235۔